صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

بدھ 21 ستمبر 2016ء 18 ذوالحج 1437 ہجری 21 تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 214

بدھ 21 ستمبر 2016ء

رسول اللہؐ قوم کا تعویذ تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ تو ان میں موجود ہو اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔ (الانفال:34)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریمؐ نے مختلف گھرانوں میں بدر کے قیدی تقسیم کرتے ہوئے فرمایا ''دیکھو ان قیدیوں کا خیال رکھنا'' ابوعزیز بن عمیر بھی ان قیدیوں میں تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں انصار کے ایک گھرانے میں قید تھا۔ جب وہ صبح یا شام کھانا کھاتے تو مجھے خاص طور پر روٹی مہیا کرتے اور خود کھجور پر گزارا کر لیتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو قیدیوں کے بارے میں حسن سلوک کی ہدایت فرمائی تھی۔ ان کے خاندان کے کسی فرد کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا آجاتا تو وہ مجھے پیش کر دیتا میں شرم کے مارے واپس کرتا تو وہ مجھے ہی لوٹا دیتے۔

(السيرة النبوية لابن هشام جلد2 ص644)

انہی قیدیوں میں سے حضرت عباسؓ بھی تھے جن کے جسم پر کوئی قمیص نہ تھی رسول کریمؐ کو ان کے لئے قمیص تلاش کروانی پڑی کیونکہ وہ لمبے قد کے تھے بالآخر عبداللہ بن ابی کی قمیص ان کو پوری آئی جو ان کو مہیا کی گئی۔ (بخاری کتاب الجهاد)

اس زمانے کے دستور کے مطابق بدر کے جنگی قیدیوں کی سزا موت تھی جیسا کہ استثناء میں یہود و نصاریٰ کو بھی یہی تعلیم ہے کہ جس قوم پر فتح پاؤ مردوں کو قتل کر دو عورتوں کو بچوں کو قیدی بنالو مگر نبی کریمؐ نے اپنے ان جانی دشمنوں کے ساتھ نہایت احسان کا سلوک کرتے ہوئے ان کی جان بخشی فرمائی۔ باوجودیکہ حضرت عمرؓ یہ رائے پیش کر چکے تھے کہ یہ سرداران کفر اور قریش کے سرکردہ لوگ ہیں اس لائق ہیں کہ سب قتل کئے جائیں مگر رسول کریمؐ بار بار ان کے لئے رحم کے جذبات ابھارتے اور فرماتے ''اب اللہ نے تم لوگوں کو ان پر قبضہ اور اختیار دے دیا۔ یہ کل تک تمہارے بھائی تھے۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ان کو معاف کر کے فدیہ قبول فرمائیں۔ رسول کریمؐ یہ مشورہ سن کر بہت خوش ہوئے اور بالآخر یہی فیصلہ فرمایا اور قیدیوں سے فدیہ قبول فرما لیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

مالک بن حارث اپنے خاندان کے ایک شخص کی روایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی کریمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسلمان والدین کے یتیم بچے کو اپنے کھانے پینے میں باقاعدہ طور پر شامل کر لیتا ہے یہاں تک کہ وہ امداد کا محتاج نہ رہے تو اس کے لئے جنت یقینی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد4 ص344)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے عمدہ سلوک کیا جارہا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے بدسلوکی کی جائے۔

(سنن ابن ماجه كتاب الادب باب حق اليتيم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں نبی کریمؐ کے پاس جب کسی ایک جگہ کے قیدی لائے جاتے تو ایک گھرانے کے سپرد کرتے تا کہ ان کے بچے ان سے جدا نہ ہوں۔ (ابن ماجه كتاب التجارات باب النهى عن التفريق)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے تین یتیموں کی کفالت کی وہ اس شخص کی طرح ہے پھر آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا یا۔ (سنن ابن ماجه كتاب الادب باب حق اليتيم)

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید 7 اکتوبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کیلئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

4

طالبات کے پروگرام میں پریزینٹیشنز، حضور انور کے استفسار اور طالبات کے سوال

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

29 / اگست 2016ء

﴿حصہ دوم﴾

طالبات کا پروگرام

بعدازاں ساڑھے سات بجے کالج اور یونیورسٹیز کی طالبات کا پروگرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت کیا کہ کتنی لڑکیاں ہیں؟ اس پر منتظمہ نے بتایا کہ 450 ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا اتنی لڑکیاں آپ کی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن میں رجسٹرڈ ہیں؟

اس پر بتایا گیا کہ کل 650 یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہیں۔

اس کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ تمثیلہ طارق محمود صاحبہ نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ عزیزہ نائلہ ایلویا ہوتگس صاحبہ نے پیش کیا۔

جرمن سکولوں میں دینی تعلیم

بعدازاں عزیزہ غزالہ احمد صاحبہ نے جرمن سکولوں کی اسلامیات کی تعلیم کے عنوان پر اپنی Presentation دی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ اس نے اپنی یونیورسٹی کی تعلیم ماسٹر آف ایجوکیشن جرمن اور اکنامکس میں کوبلنز یونیورسٹی سے مکمل کی ہے اور اپنا ماسٹر Thesis جرمن سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم کے بارہ میں لکھا ہے۔ اس ماسٹر Thesis میں جرمنی بھر کا جائزہ لیا گیا کہ کون سی مشکلات پیش آرہی ہیں۔

یہ ایک ایسی بحث ہے جو ابھی نہیں بلکہ 50,40 سال پہلے سے جب مہمان مزدور بلوائے گئے تھے تب سے شروع ہو چکی تھی اور اب بھی اخبارات میں اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کیونکہ ریفیوجی ادھر اسائلم لے رہے ہیں جن میں کافی (-) بچے بھی ہیں۔ جہاں پر ان کی زبان کے لئے ٹیچر مہیا کئے جا رہے ہیں وہاں پر ضروری ہے کہ ان کی دینی تعلیم کے لئے بھی انتظام کیا جائے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل کیا ہے جس کی وجہ سے ہم دینی تعلیم سے محروم نہیں ہیں۔ ہمارے پاس خلافت کے تحت ایک ایسا نظام جماعت ہے جو باقاعدگی سے کلاسز کروا رہا ہے۔ نصاب تیار کرتا ہے اور ماں باپ کو دینی تعلیم کی طرف توجہ دلاتا ہے لیکن دوسرے فرقوں کے اکثریت (-) بچے اپنے ماحول میں ایک ایسا نظام نہیں پاتے۔ ان کو اپنے گھروں میں دینی تعلیم نہیں ملتی اور ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دینی تعلیم ان (-) بچوں کے لئے ہے جو بغیر کسی مذہبی تعلیم کے سکول میں آتے ہیں اور جن کو پتہ ہی نہیں کہ دین کا کیا مطلب ہے۔

جیسا کہ عورت کے فرق کے بارے میں غلط دینی تعلیم سیکھ جاتے ہیں اور انہی روایات کو اپنی زندگیوں میں اپناتے ہیں۔ حالانکہ دین نے عورت کو بہت حقوق دیئے ہیں۔ اسی غلط تصور کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ (-) بچے اپنے مذہب سے متعارف کئے جائیں۔ بچوں کو مذہب کے قاعدے قانون سے آزاد کرنے سے، آزادی نہیں ملتی بلکہ زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگی۔

یورپ میں ایک ایسی تبدیلی نظر آرہی ہے جو سکولوں میں مذہبی تعلیم کی مخالفت کر رہی ہے۔ وفاقی آئینی عدالت نے مذہبی نشانات مثلاً! صلیب کو ہٹانے کا حکم دیا، بعض سکولوں میں (-) بچوں کو وقفہ کے دوران نماز پڑھنے سے روکا، ایسی رکاوٹوں کی وجہ سے مذہبی تعلیم کی طرف یورپ میں رجحان کم ہوتا جا رہا ہے حالانکہ جرمن سائنسدان Gartner کے مطابق مذہب ایک ایسا عملی زندگی کا حصہ ہے جو صحیح اور غلط سکھاتا ہے۔ مذہب سے ہی عمل کے لئے رہنمائی ملتی ہے جو دلائل کے ساتھ صحیح سمت میں فیصلہ کرنا سکھاتی ہے۔

ماہرین اس بحث میں یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ دینی تعلیم کی جگہ اخلاقیات کی تعلیم دی جانی چاہئے۔ جس میں تمام طلباء کو مختلف تہذیبوں اور مذاہب کے متعلق معلومات دی جائیں۔ اس کے مخالف ماہرین کا کہنا ہے کہ مذہب سے متعارف ہونا بہت ضروری ہے۔ سٹوڈنٹس کو موقعہ ملنا چاہئے کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم پر غور و فکر کریں اور ساتھ اپنا جائزہ لیتے رہیں۔ دینی تعلیم کو چھوڑ کر محدود پیمانہ پر محض اخلاقیات کی تعلیم فائدہ مند نہیں۔

ضروری ہے کہ ہم ان باتوں کو ایک نہ سمجھیں۔ کیونکہ اس بات میں فرق ہے کہ آپ ایک مذہب کا مختصر مضمون پڑھا رہے ہیں یا اس کی تعلیم کو سکھا رہے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ وہ دینی تعلیم جو بچوں کے لئے فائدہ مند ہے وہ ایک صحیح اسلامیات کی تعلیم ہے۔ ایک صحیح اسلامیات کی تعلیم کے مقاصد یہ ہیں کہ بچے اپنے اپنے مذہب کے متعلق دینی علم حاصل کریں اور مذہب کے قاعدے قانون کو جانیں۔ اسی طرح مذہب کی تعلیم کو سمجھیں غور و فکر کریں۔ اپنے مقصد پیدائش سے آگاہ ہوں۔ اس تعلیم سے اپنی زندگی کے لئے رہنمائی لیں اور پھر عمل کریں۔

اس سے ایک مومن کی پہچان بن سکے گی جو مذہبی تعلیم کا مقصد ہے۔

جرمنی کے صوبوں کا جائزہ لیں تو 16 میں سے 3 صوبوں میں باقاعدہ آئین کے مطابق سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

5 صوبوں میں بطور نمونہ دین کی تعلیم کی تدریس شروع کی گئی ہے۔

ان کے نصاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو دین کی تعلیم ہم دے رہے ہیں وہ آئین پر پورا نہیں اتر رہی۔ بعض صوبوں کے لئے ایسی دینی تعلیم کافی ہے بعض کے لئے نہیں کہ ہم ایک مضمون کے ساتھ شروع کرنا چاہتے ہیں اس نیت کے ساتھ کہ ہم آگے ایک صحیح دینی تعلیم دیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہے جو سکولوں کے ساتھ کوآپریشن میں اس دینی تعلیم کو شروع کر سکے۔ بغیر ایک جماعت کے سکول کو قانونی طور پر اجازت نہیں۔ جس طرح عیسائیت کی تعلیم میں چرچ کے ساتھ کام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دین کی دینی تعلیم کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہے۔ اس وجہ سے ماہرین کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ کوئی بھی ایسی جماعت نہیں جو اس لائق ہے کہ سکول کے ساتھ ایک آرگنائزیشن کے طور پر کام کر سکے اور قائم رہ سکے۔ ماسٹر Thesis کے دوران حیران ہونے والی بات یہ تھی کہ کافی سکولوں کے نصاب میں بھی اس بات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حالانکہ جرمنی میں ایک ایسی جماعت سامنے آئی ہے جس کو چرچ کے برابر حقوق ملے ہیں اور وہ احمدیہ جماعت ہے۔ احمدیہ جماعت کو 2013ء میں چرچ کے برابر حقوق ملے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک (-) جماعت کے لئے یہ بات بہت مشکل ہے کہ وہ حکومت کو اپنی جماعت کا ایک ایسا نظام دکھا سکے جس سے اس کو چرچ کے برابر حقوق مل جائیں۔

ایک (-) جماعت کے لئے کافی ہوگا کہ وہ قریب پہنچ جائے۔ لیکن احمدیہ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت کر دیا کہ وہ چرچ کے برابر کے حقوق کی حقدار ہے۔ کافی سالوں سے احمدیہ جماعت اسلامیات کی تعلیم کی تیاریوں میں شامل ہے۔

دو صوبوں میں جماعت Cooperation کے طور پر کام کر رہی ہے۔ صوبہ ہیسن کے سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم دینے کی ذمہ داری جماعت کو 2012ء میں ملی اور 2013ء میں جماعت نے سکول میں اسلامیات کی تعلیم دینا شروع کر دی۔

4 صوبوں میں جماعت احمدیہ دین کی دینی تعلیم کی بات چیت میں شامل ہے۔ (Rheinland-Pfalz، Baden-Wurttemberg، Nordrhein-Westfalen)

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اسلامیات کے ٹیچر مہیا نہیں ہیں۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے مطابق یونیورسٹیوں میں تقریباً 120 سٹوڈنٹس ٹیچنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ٹیچرز کی تعداد 10 ہے اور ان میں سے 6 اسلامیات کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اخبار میں بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جرمن یونیورسٹیوں میں اسلامیات کا مضمون بڑی کثرت سے اختیار کیا جا رہا ہے۔

ماہرین کئی سالوں کی بحث اور اعتراضات کے بعد اب اسلامیات کی تعلیم کو شروع کرنے سے روک نہیں سکتے کیونکہ ایک جماعت اور یونیورسٹیوں میں اسلامیات کے ٹیچر تیزی سے تیار ہو رہے ہیں جو مل کر ایک نصاب تیار کر رہے ہیں۔ جب یہ شرائط پوری ہو رہی ہیں تب اسلامیات کی تعلیم میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔ سکول کی ذمہ داری ہے۔ سکول میں جگہ مہیا کرنا اور جماعت کی ذمہ داری ہے ٹیچر اور نصاب مہیا کرنا۔

اس کے باوجود کہ بعض صورتوں میں دوسری (-) جماعتیں، جماعت کی مخالفت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جماعت نے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سیکنڈری سکول کے لئے باقاعدہ ایک نصاب جمع کروا دیا ہے اور ساتھ ہی جماعت کے سٹوڈنٹس کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ حکومت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ہر سکول میں زیادہ سے زیادہ اسلامیات کی تعلیم کے لئے جگہ بنانی چاہئے۔

یہ ذمہ داری پوری کرنا بہت ضروری ہے تاکہ (-) بچے ایک (-) پہچان بنا سکیں اور ملک کا ایک فائدہ مند حصہ بن سکیں۔ اس تعلیم سے محروم کرنا نقصانات کا باعث بنے گا اور بچوں میں کمزوریاں پیدا کرے گا۔ جس سے وہ یقیناً ملک کا ایک فائدہ مند حصہ نہیں بنیں گے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر کہ ''مہمان مزدور'' کی کیا ٹرم ہے؟

طالبہ نے عرض کیا: Economic Situation جرمنی کی کافی خراب ہو چکی تھی۔ تب مہمان مزدور ترکی سے بلوائے گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کو مہمان مزدور کہتے ہیں یا Immigrants

مزدور؟ جرمن زبان میں اس کا مہمان ترجمہ ہے۔

اس پر طالبہ نے عرض کیا: جرمن زبان میں اس کو Gastarbeiter کہتے ہیں اور اس کا لفظی ترجمہ مہمان مزدور ہے۔ دراصل یہ Immigrants مزدور ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا: پھر کتنی ٹیچر بن رہی ہیں؟ اس پر عرض کیا گیا کہ 120 طالبات ٹیچر بن رہی ہیں۔

ایک طالبہ نے عرض کیا کہ وہ آدھی جرمن اور آدھی سپینش ہیں اور Governence and Public Policy میں اپنا ماسٹر کر رہی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پھر دفاتر کے امور میں لگنا چاہتی ہو۔ تم Public Service کرنا چاہتی ہو؟

طالبہ نے عرض کیا: جی اسی طرح ہے۔ ساتھ Politics کا بھی تعلق ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم عورتوں کے حقوق کو Politics میں قائم کرنا چاہتی ہو؟

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: میں International Relations میں Masters کر رہی ہوں اور میں نے اپنا Bachelor، Islamic Studies میں کیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ میں تو اب اپنے Masters کے آخر پر ہوں اور Masters کا Thesis دینا ہے۔ تو اس کے لئے کون سا Topic رکھوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم نے خود Topics بنائے ہوں گے۔ خود سوچو اور خود دیکھو۔ کوئی Option بنائے ہیں تو وہ مجھے بتاؤ۔

اس پر طالبہ نے عرض کیا: آجکل جو اسائلم سیکر ہیں اور اکثر (-) ان میں ہیں، کے بارہ میں کچھ سوچ رہی تھی۔ یا پھر چرچ کے طور پر یہاں ایک اسائلم ہوتا ہے جو Charity کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کیا بیوت ہماری اس طرح کی Charity کے طور پر اسائلم سیکرز کو کچھ عرصہ کے طور پر اسائلم دے سکتی ہیں۔ بیشک ان کا اسائلم Accept نہیں ہو سکتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (بیوت) کہاں کہاں پر ہیں اور کتنی جگہ ہے، ان میں نماز پڑھنے کے لئے تو جگہ نہیں ہے تو اسائلم والوں کو جگہ کہاں دیں گی؟ چرچ کے پاس تو کافی Infrastructure ہوتا ہے اور جگہ ہوتی ہے۔ بڑی (بیت) بنائیں۔ بیت السبوح کے علاوہ کوئی جگہ ہے؟

طالبہ نے عرض کیا: انشاء اللہ مستقبل میں ہوں گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر مستقبل میں ہوگی تو دیکھا جائے گا۔

اس طالبہ نے عرض کیا: میں تو پوچھ رہی تھی کہ (-) کے بارہ میں کچھ Refugees کا Crisis ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بتاؤ تمہارا Topic کیا ہوگا۔

اس پر طالبہ نے عرض کیا: مجھے خود صحیح طرح نہیں معلوم۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر خود صحیح طرح نہیں معلوم تو پوچھا کیوں ہے؟

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: کئی لوگ کہتے ہیں کہ جو Natural Stones ہوتے ہیں اور Gems ہوتے ہیں اور ان میں Healing Qualities ہوتی ہیں۔ تو یہ کس حد تک درست ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کی بہر حال کوئی اہمیت تو ہوتی ہے۔ Healing Qualities تو پتہ نہیں، ہیں کہ نہیں لیکن ہر ایک کی اہمیت ہے اور اس کا بعض دفعہ اثر ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود نے بھی بعض جگہ لکھا ہوا ہے کہ ان کے بعض Qualities بھی ہوتی ہیں جن کا اثر ہوتا ہے اور Specifically یہ بتانا کہ کس Stone کا کیا اثر ہے یہ میں نہیں بتا سکتا۔ لیکن بعض دفعہ چیزوں کا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے مردوں کو سونا پہننے سے بھی منع کیا گیا ہے کہ سونا یا جیسے اب Metal ہے۔ اس کا بھی اثر ہوتا ہے جو صحیح نہیں ہوتا۔ علاوہ اس کے کہ سونا زینت ہے، سونے کا اثر بھی ہو جاتا ہے۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: قرآن مجید میں لفظ آتا ہے آنے والی نسلوں میں۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا انسانوں کی بھی نسلیں ہوتی ہیں؟ اور اگر ہوتی ہیں تو کس طرح کی ہوتی ہیں؟ ایک دعا ہے وہ میں پڑھتی ہوں رب ھب لی حکماً (-) (سورۃ الشعراء: 84 تا 86)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی باتیں مجھے بتاؤ جو حکمت والی ہوں اور میری زبان میں وہ طاقت دے جو فائدہ پہنچانے والی ہوں اب بھی اور آئندہ لوگوں میں بھی یہ نہ ہو کہ آئندہ آنے والے کہیں کہ یہ کیا بیوقوفوں والی باتیں کر کے چلے گئے ہیں۔ حکمت کی اور دانائی کی باتیں مومن کو کرنی چاہئیں۔ تو اس سے اب آپ کا کیا سوال بنتا ہے؟ آنے والی نسلوں سے مراد آپ کی یہی ہے کہ جو بچے اور Progeny چلنی ہے وہ مراد ہے۔

اس طالبہ نے عرض کیا: میں بھی سوچتی تھی کہ ایسا ہی ہوگا۔ دراصل میں نے اس حوالہ سے یہ سوال کیا ہے کہ یہ Debate تو بہت پرانی ہے کہ انسان سمجھتے ہیں کہ ہم اس خاندان سے ہیں یا اس خاندان سے۔ پاکستان میں تو غیر احمدیوں میں تو یہ بات بہت زیادہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس خاندان سے ہیں تو ہم بہتر ہیں شاید دوسرے انسانوں سے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خاندان کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ حکمت کی باتیں اور انسانیت کے ناطہ حکمت کی باتیں اور مومن ہونے کے ناطہ حکمت کی باتیں۔ یہ بس ایک دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا کرے اور میری زبان میں وہ طاقت دے جو پیچھے آنے والوں کے لئے فائدہ مند ہوں۔ باقی یہ کہ ہم فلاں ہیں اور ہم فلاں ہیں، یہ تو قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ یہ قبیلہ اور قومیں جو ہیں وہ پہچان کے لئے رکھی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ اب تو دو تین نسلوں کے بعد یہی نہیں پتہ لگتا کہ کون کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک صاحب تھے انہوں نے کہیں سیدوں میں رشتہ کا پیغام بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی سید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا گواہی ہے؟ ایک آدمی سے پوچھا اور اس نے کہا کہ یہ بڑے پکے سید ہیں، میرے سامنے سید بنے ہیں۔ شرافت ہونی چاہئے، ایمان ہونا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم رشتہ کرو جو بڑے اعلیٰ خاندان کا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ چار چیزیں ایک مومن کے لئے ضروری ہیں۔ اس کا اعلیٰ خاندان، اس کی شکل و صورت اور اس کی دولت اور چوتھی چیز اس کا دین۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم صرف اس کا دین دیکھو۔ اگر دین ہوگا تو وہ جو دعا ہے متقین کا امام بنانے کی وہ بھی پوری ہوتی ہے۔ کیونکہ عورت پھر بچوں کی اگلی نسلوں کی تربیت کرتی ہے اور مرد جو ہے اگر اس میں دین نہیں تو وہ عورت کے دین کو کس طرح دیکھ سکتا ہے؟ ایک ہی بات میں دونوں کو حکم دے دیا کہ لڑکی بھی دیندار بنے اور لڑکا بھی دیندار بنے۔ تمہاری پہلی Preference دین ہونا چاہئے۔ اس لئے دیندار لڑکی سے شادی کرو اور لڑکیوں کو بھی کہہ دیا کہ تم اگر دین میں اچھی ہو تو مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے سے شادیاں کریں۔ اس چیز کو ہم آجکل بھول رہے ہیں اور اسی لئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اگر لڑکے اور لڑکی دونوں دین کی طرف توجہ دینا شروع ہو جائیں تو اگلی نسلیں محفوظ ہو جائیں گی۔ نسلوں کو محفوظ کرنے کے لئے اور حکمت کی باتیں کرنے کے لئے متقیوں کا امام بنانے کے لئے یہ چیز ضروری ہے۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: اجلاس اور تعلیمی کلاس کے دوران میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا حوالہ دیتے ہوئے ایک بات کہی تھی اور اس پر لجنہ کی بعض ممبرات نے کہا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع وفات پا چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ بات کیا کہی تھی۔

اس پر طالبہ نے کہا: میں نے یہ کہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک بار سوال و جواب کی مجلس میں یہ فرمایا تھا کہ خواتین کو پردہ کرنا چاہئے لیکن وہ ایسا ڈراؤنا نہیں ہونا چاہئے کہ انسان اس سے بدصورت ہی لگنے لگے بلکہ مناسب قسم کا پردہ ہونا چاہئے۔ ان کو میری بات پر اعتراض نہیں تھا کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے بلکہ اس بات پر اعتراض تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع وفات پا چکے ہیں اور اب خلیفہ وقت نے پردہ کے بارہ میں جو ہدایات دی ہیں وہ بتاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کب کی بات ہے یہ؟

اس پر طالبہ نے کہا: اس بات کو کچھ مہینے ہو گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پچھلے 13 سال میں میں نے پردہ کے متعلق کچھ نہیں بتایا؟ میں نے کچھ بتایا ہے کہ نہیں؟

طالبہ نے عرض کیا: جی حضور انور نے بتایا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پھر اس کا حوالہ کیوں نہیں دیا۔

طالبہ نے عرض کیا: کیونکہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کلاس یاد تھی اس لئے میں نے اس کلاس کا حوالہ دیا تھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے پرانی کلاسوں کے بعد اب لوگ دلچسپی نہیں لیتے۔ حالانکہ جو خلیفہ وقت ہوتا ہے وہ موجودہ زمانہ اور حالات کے مطابق جماعت کی تربیت کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو ضرور سننا چاہئے۔ اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ اب جماعت کا زیادہ Exposure ہو گیا ہے۔ MTA کے ذریعہ سے خطبات اور تقاریر اور مختلف Addresses سنا کرو۔ تا کہ تم لوگوں کو پتہ لگے کہ کیا بات ہے۔ بہر حال مجھے تو ایک بات کا پتہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا۔ قرآن کریم کیا کہتا ہے اور وہی ہمارے لئے راہ عمل ہے۔ اس حد تک تو ٹھیک ہے تم نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ ٹھیک ہے کہ خوفناک نہیں ہونا چاہئے۔ خوفناک سے مراد اب اپنی اپنی تشریح نہ کر لیا کرو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اگر خوفناک کہا تھا تو اس سے مراد یہ تھی کہ جس طرح وہ پرانے زمانہ میں یا افغانیوں میں وہ شٹل کاک برقع پہن لیتے ہیں اور یہاں بھی بعض خواتین پہنتی ہیں کہ آگے سے بھی منہ پر پورا نقاب لے لیا اور آنکھوں کے لئے صرف دو سوراخ کر لئے۔ لگتا ہے کہ ڈاکو چور آ گئے۔ اسی سے Immigration والے اور یہاں کی حکومتوں کو مسائل پیدا ہوئے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے یہی فرمایا ہوا ہے کہ اپنے جو بال ہیں وہ پورے ڈھانکا کرو۔ پیچھے سے بھی اور آگے سے بھی اور جب باہر نکلو تو چہرے کا Make Up نہیں ہونا چاہئے۔ پردہ پورا ہونا چاہئے۔ اگر چہرہ نہیں ڈھانکا ہوا تو پھر Make Up بھی نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بھی تو انہوں نے ہی فرمایا تھا۔ وہ باتیں ان شرائط کے ساتھ ٹھیک ہیں۔ خوفناک سے مراد ان کی یہی تھی کہ اس طرح کا برقع نہیں پہننا۔ اگر تم نے اپنے اجلاس میں Quote کر بھی دیا تو کوئی حرج نہیں۔ جس نے اعتراض کیا ہے وہ غلط کیا ہے۔ لیکن میرا اعتراض یہ ہے کہ میرے خطبے بھی سنا کرو۔

اس پر اس طالبہ نے عرض کیا کہ وہ تو میں باقاعدگی سے سنتی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگلا سوال کرو۔

اس پر اس طالبہ نے سوال کیا کہ جب ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں، یونیورسٹی میں یا سکول میں کسی غیر از جماعت یا غیر (-) سے ملتے ہیں تو وہ پوچھتی ہیں کہ آپ کہاں سے آئے ہیں اور کون سے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو میں بتاتی ہوں کہ میں احمدی ہوں اور پاکستانی ہوں۔ تو بڑے حیران ہوتے ہیں کہ تم احمدی نہیں لگتی اور (-) بھی نہیں لگتی۔ پاکستانی نہیں لگتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی تو لگتی ہو لیکن پاکستانی نہیں لگتی۔

طالبہ نے کہا: میں جب ان سے پوچھتی ہوں کہ ایسا کیوں ہے تو وہ کہتے ہیں کہ احمدی اور پاکستانی عورتوں کا جو پردہ ہے وہ صحیح نہیں ہوتا۔ وہ مختلف ہوتا ہے ان کا اپنا ایک پردہ ہوتا ہے۔ تو تم اس طرح کیوں کرتی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا۔ کس طرح کرتی ہو؟

طالبہ نے عرض کیا کہ بال پورے ڈھکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بال پورے ڈھانکے ہوئے ہونے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ کم از کم پردہ جو ہے یہاں سے یہ بال ڈھانکے ہوں پیچھے سے بھی ڈھانکنے ہیں، قرآن کریم میں چادر کا حکم ہے اور پھر حضرت مسیح موعود نے یہ نقشہ دکھایا کہ یہاں سے بال ڈھانکیں اور یہ ٹھوڑی کا حصہ اور یہ سارا اتنا حصہ ڈھانکا ہوا ہونا چاہئے۔ اگر Make Up نہیں کیا ہوا تو پھر ٹھیک ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مثال اگر دینی ہے تو انہوں نے بھی یہ یہی کہا تھا کہ اگر Make Up نہیں کیا ہوا تو منہ ننگا ٹھیک ہے اور اگر Make Up کیا ہوا ہے تو پھر منہ ڈھانکنا بھی ضروری ہے اور اگر وہ لوگ اب سوال کرتے ہیں تو ہر ایک کا اپنا اپنا نیکی کا معیار ہوتا ہے۔ پہلی بنیادی چیز تو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھے۔ اب بہت سارے مرد ہیں احمدی مردوں میں سے بھی اور عورتوں میں سے بھی جو پانچ نمازیں نہیں پڑھتے۔ تین پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں ہم کوشش کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ کوشش کرو کہ نمازیں پڑھنی ہیں۔ اگر وہ بنیادی چیز نہیں کر رہے تو پردہ کیا کرے گا اور پھر وہی جو میں پہلے ایک سوال کے جواب میں کہہ چکا ہوں کہ دینداری ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دینداری تلاش کرو۔ تو عورتوں میں دینداری آنی چاہئے اور پھر یہ ہے کہ میں پردہ کے بارہ میں اور دوسرے عمل اور قول کے بارہ میں کئی خطبے دے چکا ہوں۔ ایک دفعہ خطبوں کا سلسلہ شروع کیا تھا کہ ہمارے اعتقاد میں ایمان میں اور عمل میں اکائی ہونی چاہئے۔ جس بات کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں ایمان رکھتے ہیں جب یہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں تعلیم کو مانتے ہیں تو اس کے مطابق ہمارا عمل بھی ہونا چاہئے۔ یہ میں کہتا رہتا ہوں۔ تو بس سمجھا ہی سکتے ہیں۔ میرے پاس ڈنڈا تو ہے نہیں کہ میں لوگوں کے سر پھاڑتا رہوں۔ سمجھانا میرا کام ہے اور یہی قرآن کریم کا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ نصیحت کرو اور نصیحت کرتے جاؤ۔ تمہارا یہ کام ہے جو انتہاء سے کوئی بڑھ جائے جس کے سر پر سے سکارف اتر جائے دوپٹے اتر جائیں اور جین بلاؤز پہننا شروع کر دے اور اپنے آپ کو احمدی بھی کہے، تو اس کو تھوڑی سی سزا بھی دیتے ہیں۔ تو یہی زیادہ سے زیادہ کر سکتے ہیں کہ اچھا ہم تمہارے سے چندہ نہیں لیں گے۔ اگر کسی کے پردہ میں کمزوری ہے تو اس کو ہم کہتے ہیں کہ تمہارے سے کسی قسم کی خدمت نہیں لیں گے۔ کوئی جماعتی کام تم سے نہیں لیں گے۔ تو جو چیزیں اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کر سکتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ تا کہ سمجھ آجائے باقی زیادہ سختی تو نہیں ہم کر سکتے اور نہ شریعت کے معاملوں میں یہ حکم ہے کہ سختی کر کے Police کے ذریعہ سے سزائیں دلواؤ۔ سمجھانا کام ہے اور سمجھاتا میں رہتا ہوں اور جو عہدیدار ہیں ان کا بھی کام ہے کہ وہ میری مدد کریں اور سمجھاتے رہا کریں۔

طالبہ نے کہا: لیکن ہم انہیں کیا جواب دے سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انہیں کہیں کہ ہر ایک کا اپنا کام ہے۔ پانچ انگلیاں ہاتھ کی برابر نہیں ہو سکتیں۔ بس کوئی کم ہے اور کوئی زیادہ ہے۔ کسی میں زیادہ طاقت ہے اور کسی میں کم طاقت ہے۔

پریزنٹیشن

بعد ازاں عزیزہ عالیہ ہیوبش چوہدری نے اپنی پریزنٹیشن دی۔ موصوفہ نے مذہبی فلسفہ میں MA کا مقالہ لکھا ہے اور اس وقت اسلامی قوانین، ضوابط، انتظام، ترغیب اور منطق روحانی تجربات میں Ph.D کر رہی ہیں۔

موصوفہ نے بتایا میں نے اپنے ماسٹر کے مقالے میں بہت سے ایسے جدید فلاسفرز پر بھی بحث کی ہے جو مذہب اور روحانیت کا گہرا احساس رکھتے ہیں۔ وہ مذہبی اقدار کی تبلیغ بھی کرتے ہیں لیکن انہیں کھلے عام تسلیم نہیں کرتے۔ بہت سی انسانیت بھٹک کر خدا سے دور ہو گئی ہے۔

فلاسفر انسان میں گہری اور نہ ختم ہونے والی ایسی خواہشات دیکھ چکے ہیں جو جسمانی ضروریات و حقیقتوں سے دور اور انسانی حدود اور رحمانی حالتوں سے ماورا ہے۔ انہیں انصاف کے حصول، تنقیدی بصیرت اور روحانی شعور کی وسعت نیز نیکی کے حتمی ذریعے کی خواہش ہے جو کہ ہمارے نزدیک خدا ہے اور بہت سے فلاسفر بالواسطہ یا بلاواسطہ یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ ہم اپنی خواہشات کی تکمیل صرف خدا کے وجود کو تسلیم کر کے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سے قبل کہ ہم اصل موضوع کی طرف آئیں۔ میں سقراط جو کہ یونان میں خدا کا نبی مانا جاتا تھا اس کی غار کی تمثیل سے آغاز کرنا چاہوں گی۔ اس نے ہمیں ان لوگوں کے متعلق ایک کہانی بتائی ہے جو اپنی پیدائش سے ہی ایک گہری غار میں رہائش پذیر تھے۔ جنہوں نے اپنی تمام زندگی میں وہ سائے ہی دیکھے جو ان کے سامنے غاروں کی دیواروں پر نمودار ہوئے۔ وہ لوگ پابند تھے لہٰذا براہ راست ہی دیکھ سکتے تھے۔ ان کے لئے سائے ہی مکمل حقیقت تھی۔

تب ایک قیدی کو ان زنجیروں سے آزاد کیا جاتا ہے اور اسے اس آگ کی طرف دیکھنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے جس سے سائے بن رہے تھے۔ پھر اس قیدی کو غار سے باہر اوپر دنیا میں دھکیلا جاتا ہے۔ ابتدائی تکلیف اور تذبذب کے بعد وہ سچائی کو محسوس کرتا ہے۔ اب وہ اپنے ساتھی قیدیوں کو بھی غار سے باہر سورج کی روشنی میں لانا چاہے گا۔ سقراط کے مطابق یہ قیدی سچائی کی اس حقیقت سے انکار کریں گے اور سقراط نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ باقی قیدی اس پر ہنسیں گے اور اسے تمسخر کا نشانہ بنائیں گے اور ہو سکتا ہے وہ اسے مارنے کی کوشش بھی کریں۔ لہٰذا اس تمثیل کی تشریح کیا ہے؟ یہ دھوکہ کی بجائے سچائی اور حکمت کا راستہ ظاہر کرتی ہے۔ اس غار میں موجود لوگ ان انسانوں کی اکثریت کو ظاہر کرتے ہیں جو سچائی سے دور ایک ایسے نظام کے سحر میں گرفتار ہیں جو انہیں حقیقت سے دور رکھے ہوئے ہے۔ لہٰذا ہمیں پوچھنا چاہئے: ہمیں کون دھوکہ دیتا ہے؟ کون ان سایوں کی تخلیق کرتا ہے؟ فلاسفر جانتے ہیں یہ سرمایہ دارانہ مشینری (Capitalistic Machinery)، تفریحی کاروبار اور مادی کلچر (Mass Culture) ہے۔

(ہم اسے شیطان یا دجال کہیں گے) ہمیں مستقل طور پر ان نظاموں کے تصورات سے متاثر کیا جا رہا ہے تا کہ ہم خوشیوں کی تلاش میں ان تصوراتی دنیاؤں میں زندہ رہنے کی کوشش کریں مثلاً ایڈورٹائزنگ ایجنسیاں صرف توہمات اور وعدوں کے ہجوم کو ہی تشکیل دے رہی ہیں۔ میں ان میں سے صرف دو پر ایک نظر ڈالنا چاہوں گی۔ بائیں طرف آپ سگریٹ کا اشتہار اس سلوگن کے ساتھ ملاحظہ کر سکتے ہیں آزادی شاید (Maybe) سے شروع نہیں ہوتی۔ حقیقت میں ہم جانتے ہیں کہ سگریٹ ایک لت ہے جو ہماری آزادی چھین لیتی ہے۔ دائیں جانب آپ کافی ہاؤس کی چین (Chain) کا اشتہار اس سلوگن کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔ آپ جیسے بہترین کے لئے بہترین کافی۔ یہ خیال باطل ہے کہ آپ یہ کافی پینے سے اپنے آپ کو بہترین بنا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ حقیقت میں صرف ایک نارمل لیکن مبالغہ آمیز اور مہنگی کافی ہو گی۔ اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فلاسفرز ثقافتی انڈسٹری میں بڑھتے ہوئے توہمات کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ پروڈکٹ کا جادو اشتہار کے ذریعہ کچھ اور ہو جاتا ہے جیسی وہ ہوتی ہے اس سے بڑھ کر محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اس پروڈکٹ کے استعمال سے وہ زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں۔ دراصل یہ مذہبی اور روحانی کام تھا جس پر اب مادی کلچر نے قبضہ کر لیا ہے۔

ہمارا سسٹم ایسا کیوں ہے کہ وہ ہمیں حقیقت سے دور لے جا رہا ہے۔ اس سسٹم کے تخلیق کاروں اور پروردہ لوگوں نے خدا اور سچائی کے اعتقادات کو کھو دیا ہے۔ انہیں ایک قنوطی (Pessimistic) دنیا اور انسان کا تصور حاصل ہوا ہے۔ جس کی مختلف وجوہات ہیں۔ کچھ فلاسفرز کے بقول دو عالمی جنگوں، رشیا کے کمیونزم اور جرمنی کے نیشنل سوشلزم کی خرابی اس کی بنیادی وجوہات ہیں۔ بعض کا یہ کہنا ہے کہ گلوبلائزیشن کی وجہ سے ذہنی تناؤ ہوا ہے۔ Critical Theory ایک سکول آف تھاٹ اور ایک تحریک ہے جس کا آغاز جرمن فلاسفرز کی طرف سے 1930ء میں روشن خیال کے عہد (Age of Enlightenment) کے بعد کیا گیا۔ یہ روشن خیالی کا عہد یعنی Age of Enlightenment ایک ایسا دور ہے جس میں یورپین کو ایمانوئل کانٹ جیسے فلاسفر پر فخر تھا۔ جس کی یہ رائے تھی کہ ہمیں منطقی طور پر اپنے لئے سوچنا ہوگا اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنا ہے اور یہی سوچ ہمیں سچائی کی طرف لے جائے گی۔ سائنسی تحقیق کے ذریعے نہ صرف کائنات کے تمام اسرار و رموز سے پردہ اٹھایا جا سکتا ہے بلکہ انسانوں کو درپیش مسائل کا حل بھی ممکن ہے۔ لیکن کچھ دہائیوں کے بعد Critical Theory نے اس کے منفی اثرات کی طرف اشارہ دیا۔ اس سکول آف تھاٹ کا بنیادی قضیہ یہ تھا کہ منطق پر یکسوئی اور استعمال کے ذریعہ چیزوں کا جائزہ لینا انسان کو انسانیت سے دور لے جاتا ہے۔ آسان الفاظ میں یہ کہ جتنا آپ منطقی ہوں گے اتنا ہی کم انسان ہوں گے۔

کچھ ناقدین کا خیال ہے کہ ہٹلر کا دیا ہوا جرمن نیشنل سوشلزم بھی روشن خیالی کا ایک منفی نتیجہ تھا۔ وضاحتاً Instrumental Rationality نے Objectification of Nature کو پیدا کیا جس کی وجہ سے Rational (نسل پرست) لوگوں نے لاکھوں لوگوں کو مار دیا۔ Adorno اور Horkheimer کے ٹھوس نظریات کیا ہے۔ آج انسان غلاموں اور صارفین کی طرح کام کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ایک طرح کی چیزوں کو دہرانے کے سحر میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ جبکہ اس تھیوری کا مقصد لوگوں کو بیداری اور ہمدردی سے روشناس کروانا تھا۔ لیکن فلاسفرز خدا کا ذکر کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم یہ تو نہیں بتا سکتے کہ اچھائی کیا ہے لیکن برائی کو تلاش کر سکتے ہیں۔

اس پر دینی نقطہ نظر پیش کرنا چاہوں گی۔ انبیاء سچائی اور عدل کے علمبردار ہیں اور جھوٹے روایتی عقائد کے خلاف لڑتے رہے لیکن بہت سے لوگوں نے غار کی تمثیل کی طرح انبیاء کو مسترد کر دیا۔ قرآن کریم میں کافروں کے متعلق آتا ہے یہ کچھ بھی نہیں مگر ایک بڑا جھوٹ ہے جو گھڑ لیا گیا ہے اور ان لوگوں نے جنہوں نے حق کا انکار کیا جب وہ ان

کے پاس آیا کہا کہ یہ ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ بھی نہیں اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کبھی کوئی رسول نہیں آتا مگر انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادوگر یا دیوانہ ہے۔ کیا اسی کی وہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں بلکہ یہ ایک سرکش قوم ہیں لیکن وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ قرآن میں ہے کہ وہ حقیقت سے نفرت کرتے ہیں۔ دراصل بنی نوع انسان سکون اور عارضی اطمینان کو ترجیح دیتے ہیں۔

دین کا Finitness کے متعلق نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے یاد رہے اس کی مخلوق فانی ہے۔ دین انسان کو صرف جسم، یا دماغ تک محدود نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ جسم، دل، دماغ اور روح ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ نیکی ایمان اور ہماری روح باقی رہ جائے گی۔ موت ایک اچھی اور بامعنی زندگی کے لئے ایک انجن کی حیثیت رکھتی ہے۔

جب ایک مومن خدا کو تمام دنیاوی چیزوں پر ترجیح دیتا ہے تو وہ اس کے لئے اس دنیا میں جنت بن جاتی ہے۔ شریعت بھی معاشرے میں انصاف، یکجہتی، ہمدردی اور امن قائم کرنے کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔

دین کے مقاصد۔ انسان کو خدا تعالیٰ سے اتنا پیار کرنا چاہئے کہ دیگر محبتیں ماند پڑ جائیں۔ حضرت مسیح موعود لیکچر لاہور میں فرماتے ہیں انسان کو چاہئے کہ اپنا آپ خدا کے حضور پیش کرے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنائے۔

آخر میں دونوں تصورات کا موازنہ کرتے ہیں۔ Critical Theory کا مقصد عظیم ہے لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوئی عملی ہدایت اس Theory میں نہیں ملتی۔ مثلاً اس کی تنقیدی بیداری انسانی عیوب اور دیگر قسم کے فریبوں کا دفاع نہیں کرتی۔ اس میں سچائی اور اس کے حصول کے ذرائع اور خدا کے متعلق کوئی واضح تعین نہیں ملتا۔ اس کا سب کچھ اخذ کردہ ہے۔ اس کے برعکس دین کی مخصوص تعلیم ہے کہ کیسے سچائی کو پایا جائے اور کیسے اس کے ذرائع تک پہنچا جائے، کیسے گناہوں سے نجات ممکن ہے اور کیسے کوئی ان سے اپنا دفاع کر سکتا ہے۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قدرت، طاقت توحید کا حقیقی مالک ہے تو ہم یہ جان پاتے ہیں کہ ہمیں اس کی بہت ضرورت ہے تو یہ تصور ہمیں زیادہ آزادی دیتا ہے۔

میں اپنے پیارے آقا کے ان الفاظ کے ساتھ ختم کرنا چاہوں گی کہ اگر ہم الٰہی تجلیات کی حرارت سے حصہ پانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر سے باطل کی تاریکی، راحت طلبی، فریب اور دیگر برائیاں دور کرنا ہوں گی اور اعلیٰ اخلاقیات اپنے اندر پیدا کرنا ہوں گی۔

اگر ہم مادہ پرستی کے برے اثرات سے اپنی اگلی نسل کو بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں انہیں مذہب اور اخلاقیات کے درمیان ارتباط (تعلق) کی وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم مادی ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں ان کا تعلق روحانیت اور مذہب سے جوڑنا ہوگا۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے ساتھ حقیقی تعلق قائم کرنے کی بھی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

میرے پیارے حضور اور میری عزیز بہنو! اس توجہ کے لئے آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

اس پریزنٹیشن کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم نے تو پورا پڑھا ہی نہیں۔ آدھے آدھے Points پڑھے ہیں۔ اب تم لوگوں نے سوال کرنا ہے تو اپنے ہاتھ کھڑے کرو۔

ایک طالبہ نے پوچھا کہ اس نے پڑھا تھا کہ جو Caves کی Explanation تھی وہ سقراط علیہ السلام کی تھی لیکن انہوں نے یہ پڑھا تھا کہ یہ افلاطون کی تھی۔ اس پر جب پریزنٹیشن کرنے والی طالبہ نے بتایا کہ افلاطون سقراط علیہ السلام کے طالب علم تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا۔ دونوں استاد شاگرد اکٹھے رہتے تھے۔

ایک طالبہ نے پوچھا: شروع میں اس پریزنٹیشن میں بتایا گیا کہ جو اشتہارات ہوتے ہیں ان میں ایک Illusion پیدا کیا جاتا ہے کہ ان کے Product کو استعمال کر کے ہم بہتر محسوس کریں گے۔ تو یہ تو جھوٹ نہیں ہو جاتا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہو جاتا ہوگا۔ وہ اشتہار دینا؟ وہ تو جھوٹ ہے۔ بلکہ اگر تم میں عقل ہے تو نہ استعمال کرو۔ اس نے تو Coffee کی مثال دی ہے۔ میں اشتہار دیکھنے کے باوجود وہ Coffee نہیں پیتا جس کا اشتہار میں ذکر ہے۔ لیکن بعض قسم کی پیتا ہوں۔ ہر قسم کی نہیں پیتا۔ لیکن اشتہار تو ہے ہی جھوٹ۔ دنیا کے Business کا جو نیا نظام ہے وہ تو سارا جھوٹ پر ہے۔ اتنی زیادہ اشتہار بازی ہوتی ہے کہ انسان کو Temptation ہو جاتی ہے۔ پھر دوسری طرف جو بینک ہیں وہ بھی پھر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں کمپنی یہ Facilities دے رہی ہے ہم اس کے لئے قرض تمہیں دیتے ہیں۔ تم ہم سے قرض لو اور چیز خرید لو۔ اس کی تمہیں ضرورت نہیں بھی ہوتی تو پھر بھی انسان وہ لے لیتا ہے۔ اس طرح ایک Vicions-Circle میں وہ پڑ جاتا اور پھر قرضوں کے اندر اتنا دب جاتا ہے کہ آدھی دنیا جو ہے اس کے پاس نقد تو کوئی نہیں بلکہ کریڈٹ کارڈ پر گزارا ہے اور Ultimately کیا ہوتا ہے کہ Bankrupt ہو جاتے ہیں یا سارا کچھ بیچ باچ کے ختم ہو جاتے ہیں۔ اپنے گھر بھی دے دیتے ہیں تو یہ جھوٹ کی بنیاد تو اس جدید زمانہ کی ہے جو کاروبار ہے تجارت ہے اور جو کچھ بھی اس میں ہے کافی جھوٹ ہے اس لئے تو لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ اگر ہم اس کو سمجھ لیں کہ یہ جھوٹ ہے تو بہت سارے لوگ بچ جائیں اس لئے میں اس پر خطبہ بھی دے چکا ہوں، میرے خیال میں جو 2008ء میں بھی دیا تھا اس کے بعد بھی دیا کہ اشتہاروں کی وجہ سے ہم نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں احتیاط کرنی چاہئے اور صرف ضرورت کی چیزیں لینی چاہئیں اور قرضہ پر اور Credit پر ہمیں کچھ نہیں لینا چاہئے۔

ایک طالبہ نے پہلی پریزنٹیشن کے حوالہ سے سوال کیا کہ جو نصاب ہماری جماعت دینیات کا پڑھائے گی۔ کیا اس میں ہماری جماعت کا تعارف بھی شامل ہوگا یا نہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو تعلیم دے گی اس میں اختلافی موضوعات نہیں ہوں گے۔ ہم نے جو سلیبس ان کو بنا کر دیا تھا، جہاں جہاں دو یا تین States میں یہ بن گیا ہے، میں نے بنیادی ہدایت یہی کی تھی کہ کوئی ایسا Issue نہ رکھنا بلکہ صرف یہ دیکھنا کہ ہم نے یہ تعلیم دینی ہے کہ قرآن کی تعلیم کیا ہے اور قرآن کیا کہتا ہے۔ پھر جو چھ حدیث کی مستند کتابیں ہیں ان کے مطابق ہو اور تاریخ ایسی ہو جس کو سارے مانتے ہوں، فرقوں کے جو Controversial Issues ہیں وہ نہیں شامل کرنے۔ ہاں زیادہ سے زیادہ یہ بتا دیں کہ اسلام میں اتنے فرقے ہیں۔ لیکن ان کے کیا School of Thoughts ہیں ان کی تفصیلات کیا ہیں وہ نہیں بتانی۔ یہ بنیادی چیز (دین) کی تعلیم ہم نے دینی ہیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا: حضور میرے دو سوال ہیں وہ ملتے جلتے ہیں۔ اگر ایک نومولود بچہ پیدائش کے کچھ عرصہ بعد Brain Death Condition میں چلا جائے تو پھر اس صورتحال میں کیا کرنا چاہئے؟ کیا Ventilators استعمال کرنے چاہئے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Ventilators تو اس وقت تک استعمال کرنے چاہئیں چند گھنٹوں تک یا دو تین دن تک دیکھو۔ کوئی بچہ ہو یا بوڑھا ہو یا کوئی بھی ہو۔ اس سے زیادہ میں نہیں کرتا۔ کیونکہ زندگی تو Prolong کر سکتے ہیں۔ لیکن Quality of Life نہیں بنا سکتے۔ اس لئے اپنے آپ کو بھی اور بچے کو بھی تکلیف میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسی طالبہ نے عرض کیا کہ دوسرا سوال یہ تھا کہ Brain Death Condition میں روح جسم سے پرواز ہو جاتی ہے یا پھر جسم میں ہی ہوتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب تک انسان مکمل طور پر نہیں مرتا اس وقت تک روح تو اس کے ساتھ ہے اور جب تک Brain Active ہے۔ Ventilators اس کو Oxygen دے رہا ہے۔ اس وقت تک جب تک Brain کام کر رہا ہے اور جب Brain کام نہیں کر رہا پھر تو ختم ہو گیا۔ بچہ ہی ختم ہو گیا تو اس کو پھر آرٹیفیشل مشینوں پر رکھا ہوا ہے تو پھر تقریباً سمجھیں کہ ختم ہی ہوا ہوا ہے۔ کہتے ہیں روح کچھ عرصہ کے لئے نکل کر جسم سے اوپر Hang کر رہی ہوتی ہے۔ تو شاید اس وقت Suspended Position میں ہو۔

ایک اور طالبہ نے پوچھا: جو بڑے بڑے کاروبار ہیں اور کمپنیاں ہیں اور بینک ہیں امریکہ میں ان پہ یہودیوں کا قبضہ کیوں ہے؟ اس کا پس منظر کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے ہے کہ جو یہودیوں پر ظلم کئے گئے ایک تو ویسے انہوں نے اپنے آپ کو تجارت میں ڈالا۔ کاروبار میں ڈالا۔ اسی وجہ سے ان کو نقصان پہنچا تھا کیونکہ ان کے پاس کچھ نہیں تھا۔ تو انہوں نے سوچا کہ جب ہم لوگ معیشت دنیا کی کنٹرول کر لیں تو پھر ہمارے پیچھے دنیا چلے گی۔ اس لئے انہوں نے اس کو اختیار کیا اور پھر ایمانداری سے اس پر چلے بھی۔ اپنے لئے ایمانداری رکھتے ہیں دوسروں کے لئے نہیں تو ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ جو بھی سلوک ان سے دنیا میں ہوا اس کی وجہ سے انہوں نے پھر اس پر زور دیا۔ آج امریکہ کی Economy اور دوسری بڑی Economy پر ان کا قبضہ ہے یا ان کے Influence میں ہے۔ اسی طرح جو Freemason کی تحریک ہے اس نے بھی ان کا ساتھ دیا اور اس نے نہ صرف اس پر قبضہ کیا بلکہ دنیا کے بڑے بڑے لوگ جو یہودی نہیں بھی تھے اس کو کسی طرح اس تنظیم میں شامل کر کے ساتھ ملا دیا اور اس زمانہ میں اسی لئے جب یہ سارا کچھ ہو رہا تھا۔ 1903ء میں حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا کہ Freemason تم پر مسلط نہیں کئے جائیں گے۔ اللہ کو پتہ تھا کہ اس وقت یہ بن رہے ہیں اور انہوں نے Economy پر بھی قبضہ کر لینا ہے اور دنیا پر ہر جگہ قبضہ کر لینا ہے لیکن وہ حقیقی (دین) جس نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے Revive ہونا تھا اس پر وہ نہیں قبضہ کر سکیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے تسلی دے دی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں ذمہ داری بھی دے دی۔ کہ ہم دین سیکھیں اور صحیح (دین) پر عمل کریں۔ اس لئے اس وقت بھی انہوں نے جب یہاں کے اور UK کے بادشاہ کو اپنا ممبر بنا لیا۔ 1908ء میں اسرائیل قائم ہو جانا تھا لیکن بعض وجوہات کی وجہ سے نہیں ہوا پہلی جنگ عظیم کے بعد نہیں ہو سکا لیکن ایک لمبا عرصہ ان کی یہ پلاننگ چل رہی تھی تو پھر دوسری جنگ عظیم کے بعد اس کو موقع مل گیا۔ اس لئے پھر وہ ملک بن گیا۔ لیکن اس کے پیچھے ایک بہت لمبی Planning چل رہی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور وہ اس ظلم کے نتیجہ میں ہے جو ان پر ہوا۔ تو انہوں نے دنیا کی Economy پر قبضہ کر لیا۔ اس لئے ہمیں دین تو سیکھنا ہی ہے تاکہ ان کا مقابلہ کر سکیں اور یہ بھی ہے کہ اگر اب یہ ظلم جاری رکھیں گے تو ان کو جو ملک اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ تیسری دفعہ جب یہ ظلم کر کے باہر نکلیں گے تو پھر دھکے کھائیں گے۔ لیکن وہ حل کیا ہوگا۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ہوگا اور وہ کسی تلوار کے زور سے نہیں ہوگا جو (-) کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر (دین) کے خلاف طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے تو ہمیں اپنے آپ کو دین میں اور عمل میں بڑھانا چاہئے اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

ایک دوسری طالبہ نے سوال کیا: پاکستان میں ہمیں اس لئے آگے بڑھنے کا موقع نہیں مل پاتا کہ ہم احمدی ہیں اور یہاں پر مجھے یہ Problem Face کرنی پڑ رہی ہے کہ میں پاکستانی ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زبان نہیں آتی۔

اس طالبہ نے عرض کیا: زبان کا بھی مسئلہ ہے لیکن انگلش میں ہو جاتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اتنا Potential ہو تو پاکستانیوں والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ جو اچھے لوگ ہیں، پاکستانی ہونے کے باوجود اچھی جگہوں پر ان کو جگہ مل جاتی ہے۔

اس طالبہ نے عرض کیا: حضور مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آگے میں یہیں اپنی Job تلاش کروں یا پاکستان کا Option رکھوں۔ کیونکہ جو حالات ہیں یہاں پر بھی ٹھیک نہیں ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ڈگری باقی دنیا میں بھی Recognise ہو جاتی ہے؟

اس طالبہ نے عرض کیا: جی حضور ہو جاتی ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر مختلف جگہوں پر بھی Explore کریں۔ امریکہ میں بھی اور کینیڈا میں بھی اور یوکے میں بھی اور یہاں بھی۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: میں اس وقت Islamic Studies پڑھ رہی ہوں۔ میرا سوال یہ تھا کہ اپنے Bachelor کے بعد میں کس Direction میں جاؤں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ Islamic Studies پڑھ رہی ہو۔ اس کے بعد صرف ایک ہی Option نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ Master کر لو یا پھر Teaching Education کرو۔

اس طالبہ نے عرض کیا: میں اپنا Master تو کرنا چاہتی ہوں اور پھر Teaching بھی۔ یہ بہتر ہے میرے لئے کیونکہ میری خواہش ہے کہ میں جماعت کی خدمت کروں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے۔ یہ وہی ہے جو پہلی پریزنٹیشن میں ہم نے دیکھا۔ ہمیں Islamic Studies کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی اور Option تمہارے ذہن میں ہے۔

اس پر طالبہ نے کہا: میں نے سوچا شائد International Relations کے میدان میں جاؤں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں۔ Teaching ہی ٹھیک ہے۔

ایک اور طالبہ نے پوچھا: اگر یہاں جرمنی میں Medically Assisted Suicide کو Legalised کر دیا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے لئے پھر بھی جائز نہیں ہے۔

ایک اور طالبہ نے پوچھا: جو Psoriasis یعنی ایک ایگزیمہ کی قسم ہے اس کا ہومیوپیتھی سے علاج کرنا چاہئے کہ نہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک چھوٹا بچہ ہے تو میں نے کہا ہوا ہے کہ نہ کرو، کیونکہ ہومیوپیتھک اس کو مزید Aggravate کر دیتا ہے اور بچے پھر بے چین ہوتے ہیں اور بعض دفعہ اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ آدمی بستر پر لیٹ بھی نہیں سکتا۔ تو کھڑا کھڑا ہی رہے گا اور وہ اتنا زیادہ ہے کہ Nerve کو بالکل Shatter کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو برداشت کر سکتے ہیں جن سے برداشت ہو جائے تو اس وقت علاج کریں اس سے پہلے ذرا نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں اگر Low Potency میں ہومیوپیتھی کھاتے رہیں تو پھر ٹھیک ہے، ہو جاتا ہے۔ یہاں قریباً Wiesbaden میں ایک چشمہ ہے گرم پانی کا۔ قریب ہی ہے یہاں سے، اس میں نہاؤ اور ہاتھ منہ دھو تو اس سے بھی میں نے دیکھا ہے فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر ہومیوپیتھی کا علاج کرنا ہے تو High Potency میں نہیں کرنا بلکہ Low Potency میں کریں۔

ایک طالبہ نے عرض کیا: میں اس سال سے Study شروع کر رہی ہوں، تو آپ کی کوئی Pencil مل سکتی ہے میرے پاس پہلے کوئی نہیں ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پھر کسی وقت لے لینا۔

ایک طالبہ نے عرض کیا: میں اس سال Computer Science میں Bachelor کر رہی ہوں تو اب اس Field میں جماعت کی خدمت کس طرح کر سکتی ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب پہلے کر لینا پھر بتا دینا۔ سال یا ڈیڑھ سال بعد، جب آپ کا کورس مکمل ہو جائے گا ہو سکتا ہے جماعت کو مزید ضرورت پڑ جائے۔ لجنہ کو بھی ضرورت پڑ سکتی ہے جماعت کو بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر طالبہ نے بتایا کہ وہ وقف نو میں ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پھر اپنی تعلیم مکمل کر کے لکھ کر دے دینا۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: حضرت مسیح موعود کا آنا، ہمیں حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے فارس کے رہنے والوں میں آنا تھا۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کہاں لکھا ہے کہ فارس کے رہنے والوں میں آنا تھا؟

طالبہ نے کہا: ایک حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو انہوں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ فارس کے رہنے والوں کے لئے آنا تھا۔ نہ کوئی جگہ لکھی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب سورۃ جمعہ کی آیت واٰخرین منھم (-) (سورۃ جمعہ آیت 4) نازل ہوئی تو صحابہ نے پوچھا تھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو آخرین میں شامل ہوں گے اور ابھی ہمارے ساتھ میں نہیں آئے۔ جب تین دفعہ پوچھا اور آنحضرت ﷺ خاموش رہے۔ تو پھر تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ میں آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جواب دیا کہ وہ ان میں سے ہوگا۔ اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ فارسی الاصل بھی ہو سکتا ہے اور ایک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عربی نہیں ہوگا۔ اس ساری مجلس میں صرف ایک غیر عربی بیٹھا ہوا تھا اور وہ حضرت سلمان فارسیؓ تھے۔ تو مطلب یہ تھا کہ غیر عربی ہوگا اور اس کے مطابق اب حضرت مسیح موعود آ گئے۔ اب سوال کیا ہے آپ کا۔

اس طالبہ نے عرض کیا: میرا سوال یہ تھا کہ جب بھی کوئی نبی وغیرہ آتے ہیں تو ان کے آنے کی کوئی وجہ ہوتی ہے اور یہ کیا وجہ تھی کہ انہوں نے ان میں سے آنا تھا۔ یعنی یہ سوال اکثر مجھے سننے کو ملتا ہے کہ وہاں کے لوگ بہت گناہ گار ہونے تھے یا کیا وجہ تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ اس وقت جو...... کی حالت تھی عمومی طور پر Sub-Continent ہندو پاکستان میں بڑے فساد کی حالت تھی۔ ایک طرف جو (-) تھے انہوں نے دین کو بگاڑ دیا تھا۔ دوسری طرف عیسائیت کا اتنا زور تھا کہ تیس لاکھ (-) عیسائی ہو گئے تھے۔ بڑے بڑے (-) پادری بن گئے تھے۔ اس سے بڑی فساد کی اور کیا جگہ ہو سکتی ہے؟ یہ حالات پیدا ہوئے تو وہاں اس علاقہ میں آپ مبعوث ہوئے کہیں غیر عرب علاقہ میں آنا تھا اور غیر عرب جگہ میں آنا تھا اور (-) میں جو فساد کی سب سے بڑی جگہ تھی وہ ہندوستان تھا۔ جس میں بڑی Population تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھیج دیا۔ باقی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتا ہے کہ یہ نبوت تقسیم کرنا یا دینا میرا کام ہے تمہارا کام نہیں ہے۔ تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔ جس کو مرضی چاہوں دے دوں۔

ایک اور طالبہ نے پوچھا: میں نے Abitur کیا ہے اور مجھ سے فیصلہ نہیں ہو رہا کہ میں آگے کیا سٹڈی کروں کیونکہ میں ایک بہت Creative Field میں پڑھنا چاہتی ہوں جیسے Graphic Design یا Media Design ہوتا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ بہت تھوڑی لجنہ اس Field میں کام کرتی ہیں۔ میں تو کسی کو جانتی نہیں ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا Graphic Design میں Interest ہے؟

اس نے ہاں میں جواب دیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو سب سے آسان کام Computer Science کا ہے Graphic Designing کا ہے۔ تو پڑھنا ہے تو پڑھ لو۔ یا Media Design بھی بیشک کر لو۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا: جب انسان ڈاکٹر بنتا ہے تو وہ Dead Body کے ذریعہ Research کرتا ہے۔ تو کیا دین میں اس کی اجازت ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تم انسانیت کی خدمت کے لئے کسی مردے کے ذریعہ کوئی ریسرچ کر رہی ہو یا کوئی ایسی چیز استعمال کر رہی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اجازت ہے۔ اپنے Organ دینے کی اجازت بھی اسی لئے ہے۔ جسم کے Organ آپ دوسرے کے لئے دیتے ہیں۔

اس پر طالبہ نے پوچھا: تو کیا ہم بھی اپنا Dead Body ڈونیٹ کر سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کر سکتے ہیں اگر آپ موصی نہیں ہیں تو۔ وہ لوگ جو لاوارث ہوتے ہیں، ان کے لئے عموماً ہوتا ہے۔ عموماً رشتہ دار برداشت تو نہیں کرتے۔ تو ایسے لوگ جن کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ان کی Body تجربہ میں آ جاتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن آپ لوگوں کے پھر اگلے والوں نے Decide کرنا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں بھی یا نہیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا: میں Bio Technology پڑھ رہی ہوں ساتھ Medical Research بھی ہے۔ ہم نے سیکھا ہے کہ نئی Research ہوئی ہے۔ Crispr Cas یعنی Gene Editing کر سکتے ہیں۔ یہ بالکل نیا Idea ہے کہ پیدائش سے پہلے جب پتہ ہوتا ہے کہ امکان ہے کہ اس بچے کو Cancer ہو سکتا ہے کیونکہ وراثت میں اس کو ملے گا وغیرہ۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر سو فیصد Sure ہو، تو اس کو Abort کرانے کی اجازت ہے۔

طالبہ نے عرض کیا: لیکن Gene Editing ہوتی ہے۔ وہ پھر Silence کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بچہ کو ضائع کرنا ہے یا اسے بچانا ہے۔

اس طالبہ نے کہا: اسے بچانا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا تو اس بچے کو ماں کے پیٹ میں ہی اس حصہ کو Silent کروانا ہے۔ اس Gene کو پھر Silent کر دینا ہے۔ تو یہ کر سکتے ہیں۔

طالبہ نے عرض کیا: پھر یہ Risk ہے کہ انسان Design کرنے نہ شروع کر دے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Design تو ویسے ہی منع ہے۔ وہ تو قرآن کریم میں ہی منع ہے۔ یہ نہیں کہ انسان سے بندر بنا دو۔ یا گائے کا سر لگا دو وہ نہیں ہے۔ تو اب Idea کیا ہے؟

طالبہ نے عرض کیا: میرے پروفیسر نے ہمیں

لیکچر میں بتایا تھا کہ یہ جو Farmer Industries ہیں یہ صرف وہ کام کرتے ہیں جہاں انہیں زیادہ منافع ہو۔ صرف پیسوں کو دیکھتی ہیں۔ Heidelberg یونیورسٹی میں یہ تجربہ کیا گیا کہ Neuroblastoma کافی کم کیا گیا Mice میں تو Farmer Industry پھر پیسے نہیں دے رہی تھی۔ اب مجھے معلوم نہیں شاید ایسا موجود ہو جماعت میں کوئی ایسا System ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Research کی جو فنڈنگ ہے وہ تو حکومتوں کے بجٹ بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ ابھی جماعت میں اتنا بجٹ کہاں ہے۔ ابھی (بیت) تو بنائی نہیں جاتی آپ سے جو آپ نے سو (بیوت) بنانی ہیں۔ پہلے 100 (بیوت) جب جرمنی میں بنالو گے پھر آگے بھی چلے جائیں گے۔ جب وقت آئے گا تو وہ بھی انشاء اللہ کرلیں گے۔ لیکن ابھی وقت نہیں آیا۔

طالبہ نے سوال کیا: کیا قسمت ہوتی ہے؟ ہمارے لوگ کہتے ہیں کہ اس کی تو قسمت ہی خراب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ تو قسمت انسان خود بناتا ہے۔ جب برداشت کا مادہ ختم ہو جاتا ہے، یا بعض دفعہ شادیوں کے بعد خلع اور طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ یا لڑکے میں کوئی قصور ہوتا ہے یا لڑکی میں کوئی قصور ہوتا ہے۔ یا دونوں میں برداشت نہیں ہوتی۔ تو اس لئے جس حد تک بچانے کی کوشش کرنی چاہئے بچانا چاہئے۔ باقی اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ ایسی تقدیر تو نہیں جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی کہ یہ بدلی ہی نہیں جاسکتی۔ یہ موت ایک ایسی تقدیر ہے جو اٹل ہے۔ ایک وقت میں آکر مرنا ہے۔ لیکن جوانی میں ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ کئی دفعہ ایک شخص جو موت کے منہ میں بھی جا رہا ہو تو واپس آجاتا ہے۔ اس کی تقدیر یہ تھی کہ اس حد تک چلا جاتا لیکن اس کو زندگی آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ باقی یہ کہنا کہ اس کی قسمت ہی ایسی ہے اس کے ساتھ ہمیشہ ہی ایسا ہونا ہے، کوئی اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی کزن کی شادی حضرت زیدؓ سے کردی تھی پھر علیحدگی ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے سمجھا کہ یہی بہتر ہے اور پھر آخر کیا ہوا۔ حضرت زید نے طلاق دی اور بعد میں وہ امہات المومنین میں شامل ہوگئیں۔ لیکن یہ کہنا کہ اس کی قسمت خراب ہے یا ہر دفعہ قسمت خراب ہی رہے گی، تو یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر کسی کے ساتھ ایسا واقعہ ہو جاتا ہے تو آئندہ اللہ تعالیٰ بہتر کرے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا: شرائط بیعت میں میں نے پڑھا ہے کہ جہاں درود شریف باقاعدگی سے پڑھنے کا ذکر آتا ہے کہ ایک خاص درجہ ہے کہ رسول پاک ﷺ کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے آپ کو وسیلہ لکھا ہوا تھا۔ تو اس کا مطلب کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (نداء) کے بعد کی دعا آتی ہے؟ وہاں بھی وسیلہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے تک وسیلہ جو ہے وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اور اس کے فرشتے بھی رسول ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو اے مومنوں! تم بھی رسول اللہ پر درود بھیجا کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ مقام دے دیا ہے تو وہ وسیلہ بن گئے۔ وسیلہ کا مطلب ہے ذریعہ بن گئے۔ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی آخری دین ہے اور یہی آخری شریعت ہے اور یہی آخری نبی ہے ﷺ۔ خاتم النبیّین ہیں۔ آپؐ کے علاوہ اور نہ کوئی دین باقی رہا اور نہ نیا دین آسکتا ہے۔ اگر کچھ ہے تو صرف آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔

یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

بعدازاں نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم بشیر احمد تبسم صاحب معلم سلسلہ مرید کے ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ مرید کے میں 3 بچوں بابر احمد عمر 17 سال، نازیہ اعجاز عمر 14 سال بچگان مکرم اعجاز احمد صاحب کاہلوں اور نعمان احمد بٹ عمر 11 سال ولد مکرم محمود احمد بٹ صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 20/اگست 2016ء کو تقریب آمین کے موقع پر مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم عطاء الرؤف ناصر صاحب ٹورانٹو کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 6 ستمبر 2016ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام محمد اکبر ناصر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا نصرت احمد ناصر صاحب مرحوم سابق صدر جماعت 166 مراد ضلع بہاولنگر کا پوتا، مکرم طارق محمود منہاس صاحب کینیڈا کا نواسہ اور مکرم چوہدری لاب دین صاحب سابق صدر جماعت 166 مراد کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر دے اور نیک بنائے۔ آمین

سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ علوم ج بلاک کو اپنا سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 13 تا 16/اگست 2016ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 11 ستمبر 2016ء کو بعد از نماز عصر دارالبرکات میں منعقد ہوئی۔ تلاوت، عہد، نظم اور رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی مکرم سعود رفاقت صاحب ناظم اطفال نے اعزاز پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

آخر پر تمام شاملین کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

بقیہ از صفحہ 1: یوم تحریک جدید

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 7/اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو یوم تحریک جدید منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک ربوہ)

درخواست دعا

محترم رانا مبارک احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حال لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو دو سال پہلے فالج ہوا تھا۔ طبیعت اب ٹھیک ہے تاہم ایک ٹانگ میں ابھی بھی تکلیف ہے۔ نیز گزشتہ دنوں آنکھ کا آپریشن ہوا تھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کو کامل شفاء عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں اور کمزوریوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالحی فاروقی صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ مصباح فاروقی صاحبہ اہلیہ مکرم آصف رئیس صاحب کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 26 جولائی 2016ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام عائلہ رئیس تجویز ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے ازراہ شفقت تحریک وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، دین کی خادمہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

وفاقی حکومت کے ایک ادارے کو سٹینو ٹائپسٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر، جی ڈی، او ایم، ٹیک، ڈارک روم اسسٹنٹ، آٹو الیکٹریشن، او ایم، جی ڈی، سٹاف کار ڈرائیور، این سی، ویٹر، باورچی اور مالی کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات وٹیسٹ کے طریقہ کار کی تفصیل کیلئے NTS کی ویب سائٹ وزٹ کریں۔

سٹیٹ بینک آف پاکستان کو آفیسر گریڈ 2 کی آسامیوں پر تقرر کیلئے پاکستانی/ آزاد کشمیر کی شہریت کے حامل باصلاحیت افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کم از کم تعلیمی قابلیت ماسٹرز (60 فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ درخواست فارم اور ڈپازٹ فارم سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

http://sbp.org.pk/sbp_bsc/

آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کو ایک سالہ لیبارٹری ٹیکنالوجسٹ ٹریننگ پروگرام میں شمولیت کے خواہشمند احباب و خواتین سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں:

www.aku.edu/vacancies

ڈائیوو پاکستان بس سروس کو لاہور میٹرو فیڈر بس پروجیکٹ کے لئے بس ڈرائیورز کی ضرورت ہے۔

ہنڈا اٹلس کارز (پاکستان) لمیٹڈ کو پروڈکشن ایسوسی ایٹس کی ضرورت ہے۔ درخواستیں ارسال کرنے کی آخری تاریخ 11۔ اکتوبر 2016ء ہے۔

پاکستان ریفائنری لمیٹڈ کو مینوفیکچرنگ آپریٹو ٹریڈ (کیمیکل / انسٹرومینٹیشن / الیکٹریکل ٹیکنالوجی) اور فائر مین ٹریڈ میں اپرنٹس شپ ٹریننگ پروگرام کے تحت درخواستیں مطلوب ہیں۔

پنجاب سکلز ڈویلپمنٹ ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ کک اور ہوٹل مینجمنٹ اور فوڈ اینڈ بیوریج سروسز کے شعبہ جات میں فری ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کر رہا ہے۔ دوران ٹریننگ کتب اور یونیفارم ادارہ کی جانب سے فراہم کیے جائیں گے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 18 ستمبر 2016ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

ایم ٹی اے کے پروگرام

23 ستمبر 2016ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	یوکے سپورٹس ڈے
6:50 am	اوپن فورم
7:25 am	سپینش سروس
8:00 am	پشتو سروس
8:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	بیت منصور کا افتتاح 23 مئی 2015ء
1:05 pm	ڈنمارک کی تاریخ
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	سیرت النبی ﷺ
7:35pm	Shotter Shondhane
8:30 pm	ہماری تعلیم
9:00 pm	ڈنمارک کی تاریخ
9:20 pm	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	بیت منصور کا افتتاح

24 ستمبر 2016ء

12:35 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:10 am	دینی و فقہی مسائل
1:40 am	ڈنمارک کی تاریخ
2:00 am	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
5:55 am	بیت منصور کا افتتاح
7:00 am	درس حدیث
7:10 am	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	میدان عمل کی کہانی
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے سے خطاب

25 ستمبر 2016ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:10 am	الترتیل
6:40 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ یوکے
7:50 am	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
9:00 am	The Bigger Picture
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 10- اپریل 2015ء (سپینش ترجمہ)
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	گلشن وقف نو
8:30 pm	قرآنک آرکیالوجی
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

☆............☆............☆

تاریخ عالم 21 ستمبر

☆عالمی یوم امن

☆**1958**ء: ہوابازی کی تاریخ میں پہلی بار ایک جہاز نے بارہ گھنٹے سے زائد کی پرواز کی اور ٹیکساس میں کامیابی سے اترا۔

☆**1964**ء: بحیرہ روم کے چھوٹے سے جزیرہ پر مشتمل ملک مالٹا کو برطانیہ سے آزادی ملی۔

☆**1965**ء: مالدیپ، دی گیمبیا، سنگاپور کو اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔

☆**1971**ء: بحرین، بھوٹان اور قطر اقوام متحدہ میں شامل ہوئے۔

☆**1976**ء: سیشلز کو اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔

☆**1981**ء: بیلیز کو برطانیہ سے آزادی کے بعد زیادہ اور مکمل حقوق ملنے لگے۔

☆**1984**ء: برونائی کو اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔

☆ **1991**ء: آرمینیا کو سوویت یونین سے آزادی ملی۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 21 ستمبر

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	6:10
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	38 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21 ستمبر 2016ء

6:45 am	بستان وقف نو
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ یوکے
2:00 pm	سوال و جواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ 10 ستمبر 2010ء
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل

Life Care
Ambulance Service
ربوہ میں پہلی بار پرائیویٹ مکمل سہولیات کے ساتھ
A.C ایمبولینس سروس کا آغاز
پروپرائیٹر: طاہر محمود رابطہ نمبر 0332-7054311

CASA
BELLA
Home Furnishers

Master
Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

FR-10

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Jamil-Ur-Rehman
0321-4038045
Mohsin Rehman: 0321-8813557
Band Road Lahore. PH:042-37146613

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری
فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ
041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے منظر میڈیکل سنٹر نزد ستارہ شاپنگ مال ستیانہ روڈ فیصل آباد
041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب)
0300-9666540